احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | اتوار - ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ ، ۱۳ - فتح ۱۳۷۱ہش ، ۱۳ دسمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۸۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متقی کی صفات

متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں سے جیسے زنا۔ چوری۔ تلف حقوق۔ ریاء۔ عجب۔ حقارت۔ بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروّت۔ خوش خلقی۔ ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔

(ارشاد حضرت بانی جماعت احمدیہ)

بابری مسجد کی شہادت سے احمدیوں کے دلوں پر سخت چوٹ لگی ہے

صرف مسلمانوں کے دکھوں پر دکھی نہ ہوں بلکہ ہر مذہب والے کی تکلیف پر دکھ محسوس کریں

گذشتہ چند سال میں جماعت احمدیہ کی دس بیوت الذکر منہدم کی گئیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے مواصلاتی سیارے سے ٹیلی کاسٹ ہونیوالے خطبہ فرمودہ بیت الفضل لندن کا خلاصہ

لنڈن: ۱۱ دسمبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ بابری مسجد کی شہادت سے احمدیوں کے دلوں پر سخت چوٹ لگی ہے۔ اس سانحے پر ساری جماعت بڑی تکلیف میں ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے عالم اسلام کو نصیحت فرمائی کہ وہ تقویٰ سے کام لیں خدا کی محبت سے کام لیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت عالم اسلام کو حاصل ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادات اس خطبہ میں فرمائے جو بیت الفضل لندن سے ۱۱ دسمبر ۱۹۹۲ء کو دنیا بھر میں مواصلاتی سیارے کے ذریعے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کا دور اسلام اور انسانیت کے لئے بے حد دردناک ہے۔ ایک کے بعد دوسرا ابتلاء سر اٹھا لیتا ہے۔ ان تمام ابتلاؤں میں خدا تعالیٰ کا کوئی خاص پیغام پوشیدہ ہے جس کے سننے سے کان بہرے ہیں اور آنکھیں اندھی۔ اسی لائق نہیں کہ خدا کی تحریریں پڑھ سکیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دو قسم کے ابتلاء ہوتے ہیں۔ ایک حسن ابتلاء جو کہ ایمان والوں پر آتے ہیں۔ جن سے جب ایمان والا گزرتا ہے تو پہلے سے زیادہ صحت مند ہوتا ہے اور اس میں توانائی کی نئی قوتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اس پہلو سے بھی اس میں نشوونما کی صلاحیتیں پیدا ہو جاتی ہیں جن سے پہلے یہ عاری تھا۔ ہر حسن ابتلاء کے بعد الٰہی جماعتیں بڑھتی ہیں اور بڑھنے کی نئی صلاحیتیں حاصل کرتی ہیں۔

ایک اور ابتلاء کی قسم ہے جو کفار پر وارد ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ان پر بھوک، تنگی اور ہلاکت کے دور آتے ہیں اور بعض دفعہ ایسے مظالم کی چکی میں پیسے جاتے ہیں کہ ان کا کوئی مددگار نہیں ہوتا اور ان کی طاقت اور رُعب ختم ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ تنبیہہ کے ابتلاء بھی آتے ہیں کہ اگر تم رُک کر نہ سنبھلو گے تو ایک بد انجام کے لئے تیار رہو۔ اس طرح سے کئی ابتلاء شر کے ساتھ خیر کا یہ پہلو بھی لئے ہوئے ہوتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی صاحب عقل ضرور ایسا ہوتا ہے جو اسی سے ہدایت کی راہنمائی پا لیتا ہے۔ یہ ابتلاء ان الٰہی جماعتوں پر بھی آتے ہیں جو بنیادی طور پر تو اچھی ہوتی ہیں مگر عملاً خدا کے راستے سے ہٹ گئی ہوتی ہیں۔ ان میں شر کا پہلو زیادہ اور نشوونما کا کم ہوتا ہے۔ تنبیہہ کا پہلو اور نصیحت کا پہلو بہرحال موجود ہوتا ہے۔ جبکہ خدا کی خاص اور پیاری قوموں پر جو ابتلاء آتے ہیں ان میں خیر کا پہلو نمایاں ہوتا ہے اور شر کا پہلو بہت کم ہوتا ہے جسے خیر کا پہلو ڈھانپ لیتا ہے لیکن ایسے ابتلاء جو ہلاکت کے مناظر پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اور جن سے شاذ ہی لوگ نصیحت پکڑتے ہیں ان پر غور کر کے دیکھا جائے تو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا ہاتھ صاف دکھائی دیتا ہے۔

اس تمہید کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجودھیا کی بابری مسجد کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کے کسی کونے سے کسی مذہب سے تعلق رکھنے والا ہو اس کا دل خون ہو رہا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ایسے ظلم پر بھی کیوں خدا کی مدد نہیں آ رہی۔ کیوں خدا مسلمانوں کی ساکھ کمزور ہونے دے رہا ہے اور دنیا کے سامنے اس کی خراب حالت کو نمایاں کر رہا ہے۔

خدا کی تقدیر کا دستور

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس بات پر پوری سچائی سے اور تقویٰ سے غور کرنا ہوگا۔ بابری مسجد یعنی خدا کے گھر کو منہدم کر کے اسے شرک کی آماجگاہ بنا دینا بہت بڑا ظلم ہے

اس بات

کی وضاحت کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے پہلے گھر یعنی خانہ کعبہ کا ذکر فرمایا جسے ایک برگزیدہ نبی کے نبی بیٹے نے مل کر پرانے آثار پر تعمیر کیا وہ خانہ کعبہ کتنے سو سال تک شرک کی آماجگاہ بنا رہا۔ وہاں اتنے بت رکھے گئے تھے کہ ہر دن کیلئے الگ بت تھا۔ سال میں جتنے دن ہوتے ہیں اتنی اقسام کے بت تھے۔ توحید کا یہ مرکز بتوں کا سب سے بڑا مرکز بنا رہا۔ اور اس صورت حال کو سینکڑوں برس گذر گئے لیکن خدا کی غیرت نے جوش نہیں مارا۔ کوئی ایسی چیز نہیں دکھائی دیتی کہ خدا کے گھر کو خدا کی عبادت کرنے والوں کے سپرد کیا گیا ہو۔ لیکن آگے بڑھتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم روحانی انقلاب برپا ہوتا ہے اور موحد پیدا ہو جاتے ہیں تو باوجود اس کے کہ مشرکین کو عرب میں غیر معمولی طاقت حاصل تھی ان کی طاقتوں کے سارے جال توڑ دیئے گئے اور خانہ کعبہ کو موحدوں کے سپرد کر دیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بس جب وہ موحدین اس دنیا میں آ گئے جو اس گھر کے لائق تھے تو اس گھر کو غیر اللہ سے آزاد کرا دیا گیا۔ اس میں بہت بڑا سبق ہے۔

جب تک دل پاک نہ ہوں ظاہری مقامات کا تقدس ان پر نہیں لوٹایا جا سکتا خدا تعالیٰ غیور اور مستغنی ہے۔ وہ ان باتوں کی کوئی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ توحید کی غیرت رکھتا ہے لیکن جب تک توحید کی غیرت رکھنے والے دل پیدا نہ ہوں مقام توحید اس کی طرف لوٹایا نہیں جا سکتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہی صورتحال خانہ کعبہ کے بعد مسلمانوں کے دوسرے اہم ترین مرکز بیت المقدس کی ہے اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ ہم نے لکھ چھوڑا ہے کہ بیت المقدس

مسلسل صفحہ ۲ پر

یہ شمارہ خطبہ نمبر کے خریداروں کے لئے بھی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو خدا کی عبادت کرنے والے مخلصین کے ہاتھ میں واپس کریں گے اور جب تک ایسے لوگ پیدا نہیں ہو جاتے اللہ کو کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کس کے ہاتھ میں رہتا ہے۔ جب تک خدا کی سچی عبادت کرنے والے پیدا نہ ہونگے۔ وہ واپس نہیں ہوگا۔

خدا کی تائید کیوں نہیں مل رہی؟

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا اس طرف عالم اسلام کو توجہ کرنی چاہیئے اور اس کو سامنے رکھ کر اپنے ردعمل کا جائزہ لینا ہوگا۔ خدا تو بے وفائی کرنے والا نہیں ہے۔ خرابی تو ہم میں ہے۔ ہمارا ردعمل خالصتاً خدا کی خاطر نہیں ہے اگر ہندوستان میں مسلمانوں کو زندہ جلا دیا گیا ہے تو پاکستان میں ایک بھی ایسا واقعہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ قرآن کی تعلیم تو یہ ہے کہ انتقام کی اجازت صرف اسی سے ہے۔ جو ظلم میں شریک ہے اور جو ظالموں کے ظلم میں شامل نہیں ہیں ان کو اپنے انتقام کا نشانہ بنانا تو ایک نیا ظلم کرنا ہے۔ کسی معصوم کے ساتھ ظلم کا ایسا سلوک کسی بھی طریق سے جائز فعل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل اس کے مخالف ہے۔ عالم اسلام تو عبادتگاہوں کے تقدس کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ تو ظلم ہے کہ اگر مساجد جلائی گئی ہیں تو دوسری طرف مندروں کو جلا دیا جائے۔ اور پھر مسلمانوں کی طرف سے مندر گرانے کا ردعمل یہ ہوا کہ اور بیسیوں مساجد کو جواب الجواب کے طور پر منہدم کر دیا گیا۔ عقل کا تقاضا تو یہ تھا کہ صورتحال کا جائزہ لے کر ردعمل ظاہر کیا جائے نہ کہ ایسا ردعمل دکھایا جائے کہ جس سے مسلمان بھائیوں کی مشکلات میں اور اضافہ ہو جائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا اگر عالم اسلام یہ ردعمل دکھاتا کہ اپنے عمل سے یہ کہتا کہ تمہاری تربیت بتوں نے کی ہے مگر ہماری تربیت ہمارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے ہم تمہاری بدیوں میں شامل نہیں ہو سکتے ہمارا مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا اور اگر یہ اقدام کرتے کہ ہندوؤں کی عبادت گاہوں کی سختی سے حفاظت کرتے تو یقیناً اللہ کی مدد آتی اور وہ مظالم نہ ہوتے جو آج ہوئے ہیں۔ بابری مسجد کی شہادت کے جواب میں جو جاہلانہ کارروائیاں کی گئیں ان کی وجہ سے اسلام اور غیر اسلام طاقتوں کا فرق ہی ختم ہو کر رہ گیا۔ اب عالمی ذرائع سے خبریں اس طرح نشر ہو رہی ہیں کہ بمبئی میں اتنے لوگوں کو زندہ جلا دیا گیا اور کوئٹہ میں اتنے لوگوں کو ہندوستان میں اتنی مساجد منہدم کر دی گئیں۔ اور پاکستان میں اتنے مندر گرا دیئے گئے صرف تعداد کا فرق باقی رہ گیا ہے۔ جرم میں کوئی فرق نہیں رہا۔ غیر انسانی حرکتوں میں کوئی فرق نہیں رہا۔ جن لوگوں نے اللہ کے دین کو غیر اللہ کے دین سے اس طرح متشابہ کیا ہے انہوں نے بڑا ظلم کیا ہے۔ اگر وہ توبہ و استغفار نہیں کریں گے تو اللہ کی پکڑ کے نتیجے میں مزید ابتلاء دیکھنے پڑیں گے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عددی لحاظ سے اس سے بہت کم تھے جو آج ہندوستانی مسلمانوں کو نسبتی لحاظ سے ہندوؤں سے ہے۔ گنتی کے چند مسلمان تھے اور سارا مشرک عرب مقابلے پر تھا۔ ایک اور سو کی بھی نسبت نہیں تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ تھی۔ ایک مسلمان تھا تو سو سے زیادہ مشرک تھے لیکن خدا کی تقدیر نے نتائج کیسے پیدا کئے کہ جو ایک تھا اسے سو کر دیا اور جو سو تھا اسے ایک بلکہ اس سے بھی کم کر دیا۔ یہ خدا کی تائید و نصرت سے ہوا۔ یہ ہندوستان میں کیوں نہیں ہو سکتا۔ یہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں جیسے دل اور دماغ پیدا کئے جائیں۔

عرب حکومتوں کا مثبت ردعمل

حضور نے فرمایا یہ بڑے ظلم کی بات ہوئی کہ مسلمانوں کے لئے ایک موقعہ آیا مگر مسلمانوں نے اسے چھوڑ دیا۔ لیکن اس مرحلے پر عرب حکومتوں اور ان کے علماء نے زیادہ ہوشمندی کا مظاہرہ کیا۔ گلف کے علاقے میں ہندو تاجر اور مزدور بڑی تعداد میں ہیں لیکن وہاں کی حکومتوں نے بڑی سختی سے اس بات کی نگرانی کی ہے کہ کسی ہندو یا کسی مندر کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ یہ خدا بہتر جانتا ہے کہ انکی نیت کیا تھی۔ اقتصادی تعلقات زیادہ پیارے تھے یا سستی مزدوری کا تعلق تھا جو بھی تھا۔ بہر حال یہ فیصلہ عقل پر مبنی تھا۔ اگر ان کے دل پاکیزہ تھے اور انہوں نے یہ فیصلہ اسلامی تعلیم کے پیش نظر کیا ہے تو یہ بہر حال اللہ کا اور تقویٰ کا فیصلہ ہے۔ لیکن پاک و ہند کے مسلمانوں نے عقل کا فیصلہ نہیں کیا۔ اس قیادت نے عالم اسلام کو مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔

عالم اسلام پر ہونے والے دردناک مظالم کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ جو خطوط مجھے وہاں کی جماعتوں کی طرف سے مل رہے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو دردناک مظالم ہوئے ہیں ان کی صحیح خبر تو اخباروں میں بھی شائع نہیں ہوئی اور لگتا ہے کہ یہ سلسلہ رکنے والا نہیں ہے یہ آگے بڑھیں گے اور بڑی گہری سازشیں اس کے پیچھے دکھائی دے رہی ہیں۔

بھارتی حکومت کا طرز عمل

بھارتی حکومت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ باوجودیکہ یہ مشرک ہیں اور اسلام کے دشمن ہیں اور پھر پاکستان سے روایتی دشمنی ہے جو مذہبی دشمنی پر مستزاد ہے تاہم انکو اتنی عقل ضرور ہے کہ دنیا کو دکھانے کے لئے کچھ نہ کچھ کریں۔ اپنے عیوب کو اس طرح ڈھانکتے ہیں کہ دوسروں کو پتہ نہ چلے۔ اس وقت تک مبصرین نے جو بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ بھارتی حکومت نے اجودھیا کی مسجد کے واقعہ سے آنکھیں بند کیں اور واقعہ ہونے دیا۔ یو پی (اتر پردیش) کی حکومت تو پوری طرح اس میں ملوث تھی۔ لیکن مرکزی حکومت نے اس کی مذمت ضرور کی ہے اور اس حکومت کو اس واقعہ کے بعد برطرف کر دیا ہے۔ بھارتی حکومت کی کارروائی نیکی پر تو مبنی نہیں ہے لیکن عقل پر ضرور مبنی ہے۔ جونہی واقعہ ہوا اس حکومت کو ختم کر دیا گویا دنیا کو دکھانے کے لئے معقول طرزِ عمل اختیار کیا۔ جس سے دنیا کی رائے عامہ پر اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔ گو دنیا یہ کہتی ہے کہ عملاً ایسا ہونے دیا گیا۔ مرکزی حکومت اس صوبے سے سیاسی انتقام لینا چاہتی تھی ان کو پتہ تھا کہ ایسا ہونے والا ہے تو جان بوجھ کر ایسا واقعہ ہونے دیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے بھارتی رائے عامہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اخبارات نے جو تبصرے کئے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ قوم میں ندامت کا احساس بھی ہے اور حیا بھی ہے۔ اخباروں نے لکھا ہے کہ ہمیں ایسے داغ لگ گئے ہیں اور خون جو بہایا گیا ہے۔ اس نے ایسے دھبے لگا دیئے ہیں جو اب کسی طرح صاف نہیں ہو سکتے۔ اس طرح کے بڑے زبردست صحیح اور سچے تبصرے اکثر اخبارات نے کئے ہیں سوائے چند اخبارات کے جو انتہا پسند ہیں اکثر ہندوستانی اخبارات نے بڑے سخت تبصرے کئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر افسوس کا اظہار کیا کہ پاکستان کے اخبارات نے اس شدت سے اور اس جلی قلم سے ان خوفناک واقعات کی مذمت کی توفیق نہیں پائی۔ مسلمان راہنماؤں کو ایسے موقع پر اٹھ کھڑا ہونا چاہیئے تھا کہ تم نے قرآن اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو خراب نہیں ہونے دینا۔ لیکن انہوں نے پیچھے ہو کر چھوٹوں کی طرح اپنے کردار کو گندہ کر دیا ہے ان راہنماؤں میں نہ عقل کی روشنی ہے نہ تقویٰ کی۔ اگر یہ غلط راستے پر نہ ڈالیں تو ناممکن ہے کہ خدا کی مدد نہ آئے جب تک سچے عبادت کرنے والے نہیں بنیں گے۔ جب تک مخلصین لہ الدین بن کر عمل نہیں کریں گے اللہ کی تائید نہیں ملے گی۔

جماعت احمدیہ کی بیوت کا انہدام

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقعے پر یاد دلایا کہ گذشتہ چند سالوں میں جماعت احمدیہ کی دس بیوت الذکر منہدم کی گئیں۔ لیکن کوئی آواز نہیں اٹھی۔ حضور نے فرمایا یہ بات میں شکوے کے طور پر نہیں بلکہ سمجھانے کی خاطر بیان کر رہا ہوں۔ اس وقت بھی چاہیئے تھا کہ اللہ کے گھروں کی حفاظت کرنے والے اٹھ کھڑے ہوتے۔ اور اب چند دن قبل بنگلہ دیش میں راجشاہی کی احمدیہ بیت الذکر کے ساتھ ایسا ہی ہوا ہے مگر کوئی ان کا ہاتھ روکنے کے لئے آگے نہیں بڑھا۔ تاہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تلقینِ عمل

ان ایڈریسوں میں ہمارے بچوں کے آنے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جسمانی طور پر بچوں کا آنا بے شک خوشی کا موجب ہوتا ہے اور اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ میں غلط بیان کروں گا اگر کہوں کہ مجھے ان بچوں کے آنے کی خوشی نہیں ہوئی۔ دنیا میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو ایسے موقعہ پر خوش نہ ہو۔ باپ یا بھائی یا بیٹے کے آنے کے علاوہ کسی کا کوئی دوست بھی آئے تو میں نہیں کہہ سکتا کہ اس کے دل میں خوشی کے جذبات پیدا نہ ہوں۔ لیکن جس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں (ــ) اس نے ہم میں ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے کہ صرف جسمانی قرب ہمارے دلوں میں حقیقی راحت پیدا نہیں کر سکتا۔ بے شک ایسے مواقع پر انسان کو خوشی ہوتی ہے۔ اور بہت سا اطمینان بھی انسان حاصل کر لیتا ہے لیکن پھر بھی درمیان میں ایک پردہ حائل ہوتا ہے جو بعض دفعہ ہمارے قرب کو بُعد میں تبدیل کر دیتا ہے۔ پس حقیقی خوشی ہمیں اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس پردے کو بھی دور نہ کیا جائے۔ اس ایڈریس میں مظفر احمد کی آمد اور ان کی کامیابی کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ میں اس موقعہ پر انہیں ان کے ہی ایک قول کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو انہوں نے کچھ عرصہ پہلے کہا تھا پہلے وہ زبانی تھا اور اب اس پر عمل کرنے کا وقت آگیا ہے۔ مظفر احمد جب آئی۔ سی۔ ایس میں کامیاب ہوئے اور انہوں نے یہ محسوس کیا کہ نوکری انہیں پسند نہیں تو انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ استعفےٰ دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ (مذہبی) تعلیم یہ نہیں کہ دنیا کو چھوڑ کر بزدلی سے ایک طرف ہو جائیں۔ ہم دنیا میں جس غرض کے لئے (...) ہیں۔ اس کے لئے بحیثیت جماعت ہم پر فرض ہے کہ ہم دنیوی طور پر بھی اس سلسلہ کے اصولوں کی خوبیاں ثابت کریں۔ اور اگر ہم دنیا کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں تو پھر ہم اپنے اصولوں کی خوبیاں ثابت نہیں کر سکتے۔ پس ہمیں ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو اس رنگ میں بھی دنیا میں اپنے اصول کی خوبیاں ثابت کریں۔ ملازمت کرنا کوئی معیوب امر نہیں بلکہ اگر کوئی شخص بلا وجہ ملازمت کو ترک کر دیتا ہے تو ایسے آدمی کی قربانی کوئی بڑی قربانی نہیں کہلا سکتی۔ البتہ وہ شخص جسے سچ بولنے کی عادت ہو اس کا طریق کار انصاف پر مبنی ہو۔ اگر اسے ظلم کروانے اور جھوٹ بلوانے کی کوشش کی جائے اور ایسا شخص نوکری چھوڑ دے تو اس کی قربانی حقیقی قربانی ہوگی۔ کیونکہ اس نے تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے ملازمت کو ترک کیا۔

ایک اور بات یہ بھی مدنظر رکھنی چاہیئے کہ جب کسی کو کوئی اعلیٰ ملازمت ملتی ہے تو اس میں ایک قسم کا کبر پیدا ہو جاتا ہے مگر ایک احمدی کو ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ ہماری جماعت میں کمزور لوگ بھی ہیں اور غریب بھی ہیں۔ ترقی ملنے سے بعض لوگوں میں کبر اور غرور پیدا ہو جاتا ہے اور وہ غریبوں سے ملنا عار سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ ایسے لوگ درحقیقت انسانیت سے بھی جاتے رہتے ہیں۔ پس پہلی ذمہ داری جوان پر عائد ہوتی ہے وہ احمدیت کی ہے۔ احمدیت کا کام ساری دنیا میں انصاف قائم کرنا ہے اور پھر ایک احمدی دوسرے احمدی کا روحانی رشتہ دار ہے۔ اس لئے ہر احمدی سے محبت اور خوش خلقی سے پیش آنا چاہیئے۔ تم جب ایک احمدی سے ملو تو تمہیں ایسی ہی خوشی حاصل ہو جیسے اپنے بھائی سے ملتے وقت ہوتی ہے۔ پس چونکہ بعض ادنیٰ درجہ کے لوگ اخلاق فاضلہ کو چھوڑ کر ناجائز فائدہ کے حصول کی بھی کوشش کیا کرتے ہیں اس لئے میری نصیحت یہ ہے کہ ایسے مواقع پر ہمیشہ اپنی ذمہ داری کو ملحوظ رکھو۔ اور انصاف سے کام لو۔ اور ایسی سفارشوں سے اپنے کانوں کو بہرا رکھو۔ ایک اور بات ان کو یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر قوم اپنے ماحول میں ترقی کرتی ہے۔ دوسروں کے ماحول میں ترقی نہیں کر سکتی۔ جو شخص دوسروں کے ماحول کو لے کر ترقی کرتا ہے وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔ حال ہی میں مسلمانوں کا ایک بہت ہی بڑا آدمی چل بسا ہے۔ یعنی کمال اتاترک۔ اس شخص نے اپنے وطن اور قوم کے لئے بڑی خدمات کی ہیں۔ کوئی آدمی بھی ایسا نہیں جو اس کی قربانیوں کو عظمت اور احترام کی نگاہ سے نہ دیکھتا ہو۔ مگر ایک خطرناک غلطی اس سے یہ ہوئی کہ اس نے اپنی قوم میں مغربیت کا اثر قائم کر دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس نے ترکوں کو جسمانی آزادی دلا دی۔ مگر ساتھ ہی ہمیشہ کے لئے ترکوں کو مذہبی غلام بھی بنا دیا۔ ہمیں یہ طریق اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ ہم جن مقاصد کو لے کر کھڑے ہوئے ہیں ان میں سے ایک مقصد مغربی تمدن کو کچلنا بھی ہے۔ مغربی تمدن اس وقت دنیا کو تباہی کی طرف لے جا رہا ہے ہمیں اس سے کسی صورت میں بھی متاثر نہیں ہونا چاہیئے۔

(حضور کے یہ ارشادات الفضل اپریل ۸ ۱۹۶۱ء میں شائع ہوئے تھے۔ اور حضور کی جس تقریر کا یہ اقتباس ہے وہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء کو فرمائی تھی)

مربّی۔ اور مزید مربّی

۲۷ مئی ۱۹۴۶ء کو حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے چاروں طرف تحریک پیدا ہو رہی ہے اور لوگ مطالبہ کر رہے ہیں کہ (مربی) بھیجو۔ مگر مشکل یہی ہے کہ ہمارے پاس (مربی) بھی کم ہیں اور روپیہ بھی کافی نہیں۔۔۔

اس وقت جو لوگ مکمل مربی نہیں وہ اپنے آپ کو پیش کریں۔۔۔ پھر ہمارے اداروں کو بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ جلدی جلدی مربی پیدا ہوں۔ اس وقت بیرونی ممالک میں جو بیداری پیدا ہو رہی ہے یہ جنگ کی وجہ سے ہوئی ہوئی ہے لوگوں نے سمجھ لیا ہے کہ دنیا کی زندگی تو بالکل بے حقیقت چیز ہے۔ دین کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اس راہ سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ورنہ کچھ عرصہ کے بعد یہ حالت نہیں رہے گی۔ ہمارے تعلیمی اداروں کو بھی چاہیئے کہ وہ جلدی جلدی نوجوانوں کو تعلیم سے فارغ کریں۔ کام کا وقت یہی ہے۔ اس وقت جتنا کام ایک اکیلا مربی کر سکتا ہے بعد میں اتنا کام دس مربی بھی نہیں کر سکیں گے تمام اداروں میں تعلیم پانے والے طالب علموں کو بھی چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت صرف کر کے اور زیادہ سے زیادہ محنت کر کے تعلیم کو مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ اس وقت ۵۰ سے ۔۔۔ تک مربیوں کی بیرونی ممالک میں ضرورت ہے۔ تعلیمی اداروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاں اس قسم کے بورڈ بنائیں کہ اس درس گاہ سے اتنے طلباء نے خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور اس سال اتنے طلباء دین کی خدمت کے لئے باہر جانے والے ہیں۔ جامعہ احمدیہ کی تو غرض ہی یہی ہے کہ (مربی) تیار کئے جائیں۔ باقی درس گاہوں میں سے تعلیم الاسلام ہائی سکول نے بہت اچھا نمونہ پیش کیا ہے اور سینکڑوں طالب علموں کے نام پیش کئے ہیں۔ ابھی تک کالج نے کوئی اچھا نمونہ پیش نہیں کیا۔ شائد اس وجہ سے کہ وہ دنیا کمانے کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔ اس لئے ان میں زندگی وقف کرنے کی رغبت پیدا نہیں ہوتی۔ اگر اس قسم کے بورڈ لگا دیئے جائیں تو دوسروں کے لئے تحریک کا باعث ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے تجارتی ادارے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ نفع مند ثابت کرنے کی کوشش کریں تاکہ خدمت دین کے لئے جو روپے کی ضرورت ہے وہ بھی پوری ہوتی رہے۔

ہنر سیکھئے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ۲۳ر اکتوبر ۱۹۵۰ء کو خدام الاحمدیہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

ایک اور بات جس کی طرف میں نے پہلے بھی کئی دفعہ توجہ دلائی ہے مگر اب تک توجہ نہیں کی گئی یہ ہے کہ ہر خادم کو کوئی نہ کوئی ہنر آنا چاہیئے۔ پڑھنا لکھنا غیر طبعی چیز ہے اور ہنر ایک طبعی چیز ہے۔ جو ہر جگہ کام آسکتی ہے۔ مثلاً معماری ہے، لوہاری ہے، نجاری ہے یا اسی قسم کے اور پیشے ہیں پیشہ ور ہر جگہ اپنے گزارے کی صورت پیدا کر لیتا ہے اور لوگ اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں آپ کو اگر اچھی عربی آتی ہے اور آپ افغانستان چلے جائیں تو آپ کی کوئی قیمت نہیں لیکن اگر آپ لوہار کا یا نجار کا کام جانتے ہیں یا آپ درزی ہیں یا آپ جوتا بنانا جانتے ہیں تو آپ کی بڑی قیمت ہے۔ اسی طرح آپ کو اچھی انگریزی آتی ہے اور آپ آزاد علاقے میں چلے جائیں آپ کی کوئی قیمت نہیں۔ لیکن اگر آپ لوہار کا کام جانتے ہیں یا اچھے بڑھئی ہیں تو وہ آپ کو سر پر اٹھا لیں گے۔ یہی حال جرمنی اور فرانس وغیرہ کا ہے۔ وہاں بھی محض علم کی کوئی قیمت نہیں لیکن اگر آپ کو کوئی پیشہ آتا ہے تو آپ کی بڑی قیمت ہے۔ اسی طرح آپ وحشی قبائل میں چلے جائیں تو وہاں بھی پیشے کی بڑی قدر ہوتی ہے۔ لیکن فلسفہ کسی کام نہیں آسکتا۔ میں نے کہا تھا کہ ایسی جماعتیں جن کو ہر وقت خطرات درپیش ہیں ان کو اس بات کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کہ وہ مختلف قسم کے پیشے اور ہنر سیکھیں مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ خدام نے اس طرف بھی توجہ نہیں۔ اس بارہ میں سب سے زیادہ ملزم جماعت کے

باقی صہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری ظہور احمد

کشمیر کی کہانی

جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کا انعقاد

متذکرہ مسلم کانفرنس کے انعقاد کے لئے ۱۵ تا ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۲ء کی تاریخیں مقرر ہوئی تھیں۔ لیکن بعد میں کام کی زیادتی کے باعث میعادِ انعقاد میں ۲ دن کا اضافہ کر دیا گیا۔ کانفرنس کے لئے پتھر مسجد کا وسیع و عریض صحن تجویز ہوا۔ مسجد کے صحن کی جنوبی دیوار کے ساتھ ایک بہت بڑی سٹیج (جو زمین سے ۱۵ فٹ اونچی تھی) تیار کی گئی۔ اس سٹیج پر ۲ صد نمائندگان اور ایک صد معزز زائرین اور نمائندگان پریس کے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ لاؤڈ سپیکر کا تسلی بخش انتظام تھا۔ زائرین کے بیٹھنے کے لئے پتھر مسجد کے صحن کے علاوہ وہ میدان بھی تھا۔ جہاں بعد میں نیشنل کانفرنس کے دفاتر کی عمارت تعمیر ہوئی۔ رضاکاروں کے کیمپ بھی اسی میدان میں تھے۔ نمائندگان کی رہائش و خوراک کا عمدہ اور تسلی بخش انتظام تھا۔ ان سب کے لئے ہاؤس بوٹ بھی اسی جگہ عارضی طور پر لگا دیئے گئے تھے۔ سب انتظامات ایسی عمدگی سے ہوئے کہ ریاست کے حکام ششدر رہ گئے کہ ناتجربہ کار لوگوں نے کیسا کرشمہ کر دکھایا ہے۔

پندرہ اکتوبر کی شام کو کانفرنس کا افتتاح ہوا۔ خواجہ غلام احمد عشائی ایم اے نے مجلس استقبالیہ کی طرف سے خطبہ پڑھا جس میں مسلم کانفرنس کی اہمیت کو واضح کیا گیا اس کے بعد شیخ محمد عبداللہ نے خطبہ صدارت پڑھا جس میں تمام ضروری امور کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ تحریک ہرگز فرقہ وارانہ نہیں ہے مسلمان مہاراجہ اور ریاست کے وفادار ہیں۔ گلینسی کمیشن کے اچھے نکات کی تعریف کی گئی۔ لیکن ساتھ ہی اس بات پر افسوس کا اظہار کیا گیا کہ کمیشن کی سفارشات پر پورے طور پر عمل نہیں ہو رہا۔ علاقہ میرپور میں آرڈیننسوں کی واپسی۔ پریس اور پلیٹ فارم کی آزادی کا مطالبہ کیا گیا۔ مجوزہ اسمبلی کی ہیئت ترکیبی پر تنقید اور پونچھ کے لوگوں کو جائز حقوق دینے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ غرض اس خطبہ میں تمام پیش آمدہ حالات کا ذکر موجود تھا۔

مختلف امور پر غور کرنے اور قرار دادوں کی ترتیب کے لئے تین سب کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ سات ارکان کی ایک کمیٹی نے گلینسی کمیشن کی آئینی سفارشات پر غور اور مسلم کانفرنس کا دستور مرتب کرنا تھا۔ اکیس ارکان کی دوسری سب کمیٹی کو گلینسی رپورٹ پر باشندگان کشمیر کی شکایات کی روشنی میں سوچ بچار کرنا تھا۔ تیسری کمیٹی (جو بائیس ارکان پر مشتمل تھی) دیگر متفرق تجاویز پر غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔

کمیٹیاں متواتر تین دن رات کام کرتی رہیں۔ ۱۸ اکتوبر کو رات کے وقت اجلاس عام ہوا۔ شیخ محمد عبداللہ نے محترم صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی، صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا حسب ذیل پیغام جو کانفرنس کے شروع ہونے سے ایک دن پہلے بذریعہ تار موصول ہوا تھا۔ پڑھ کر سنایا

"سب سے پہلے میں اپنی طرف سے اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے "آل کشمیر مسلم کانفرنس" کے مندوبین کو ان قربانیوں پر (جو انہوں نے اور ان کے اہل وطن نے کی ہیں اور اس کی کامیابی پر جو انہوں نے آزادی کی تازہ جدو جہد پر حاصل کی ہیں) مبارک باد دیتا ہوں۔ مجھے اس بات کا فخر ہے کہ بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی مجھے ان کے ملک کی خدمت کرنے کی خوشی حاصل ہوئی ہے جو ایک صدی سے زیادہ عرصہ تک خستہ حالت میں رہا ہے۔

برادران! میں آپ کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ کانفرنس کی کارروائی میں سچی حب الوطنی کے ماتحت جرأت، میانہ روی، رواداری، تشکر، دانائی اور تدبر کے ذریعے آپ ایسے نتائج پر پہنچیں گے جو آپ کے ملک کی ترقی میں بہت ممد ہوں گے۔ اور اسلام کی شان کو دوبالا کرنے والے ہوں گے۔

برادران! میرا آپ کے لئے یہی پیغام ہے کہ جب تک انسان اپنی قوم کے مفاد کے لئے ذاتیات کو فنا نہ کر دے وہ کوئی کامیاب خدمت نہیں کر سکتا۔ بلکہ نفاق اور انشقاق پیدا کرتا ہے۔

پس اگر آپ کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو نفسانی خیالات کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دیں۔ اور اپنے قلوب کو صاف کر کے قطعی طور پر فیصلہ کر لیں کہ خالق ہدایت کے ماتحت آپ ہر چیز اپنے اس مقصد کے لئے قربان کر دیں گے جو آپ نے اپنے لئے مقرر کیا ہے۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کے مقصد کے لئے (جو کچھ ہماری طاقت میں ہے) سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور خدا کے فضل سے آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔ اور اپنی توقعات سے بڑھ کر کامیاب ہوں گے۔ اور آپ کا ملک موجودہ مصیبت سے نجات حاصل کر کے کل پھر جنت نشان بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو"

ایک ذہین احمدی خاتون

ڈاکٹر امۃ المجیب صاحبہ کا ایک اور غیر معمولی اعزاز

غیر معمولی ذہانت کی حامل احمدی خاتون محترمہ ڈاکٹر امۃ المجیب اکرام اللہ صاحبہ جنہوں نے ایم ایس سی فزکس میں پنجاب یونیورسٹی میں اول آکر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا قائم کردہ ریکارڈ توڑا تھا اور جو آج تک قائم ہے، ان کو ایک برطانوی ادارے انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر۔ کیمبرج۔ انگلینڈ نے انٹرنیشنل وومن برائے سال ۹۲۔۱۹۹۱ء (عالمی اہمیت کی خاتون برائے سال ۹۲۔۱۹۹۱ء) قرار دینے کا غیر معمولی اعزاز دیا ہے۔ موصوفہ کو یہ اہم اعزاز فزکس اور کمپیوٹر کے میدان میں انکی نمایاں خدمات کے اعتراف میں دیا گیا ہے۔ محترمہ ڈاکٹر صاحبہ کو یہ اعزاز دینے کا جو حکم نامہ جاری کیا گیا ہے اس میں یہ ذکر ہے کہ یہ ایک ایسا منفرد اعزاز ہے جو گنتی کے ایسے چند غیر معمولی کام کرنے والوں کو دیا جاتا ہے جن کی خدمات اور قائدانہ صلاحیتوں کا اعتراف عالمی سطحوں پر کیا جاتا ہو۔

انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر برطانیہ کا ایڈیٹوریل اور ایڈوائزی بورڈ ہر سال قریباً دس ہزار سوانح اور کامیابیوں کا مطالعہ کرتا ہے اور پھر ان میں گنتی کی چند شخصیات کو اس غیر معمولی اعزاز کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔

یہ ادارہ اہم لوگوں کی سوانح اور حالات زندگی پر مشتمل کتاب شائع کرتا ہے جس میں ۲۰ مختلف عنوانات کے تحت بڑی بڑی شخصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس کتاب کے مختلف زبانوں میں ۱۳۲ ایڈیشن شائع ہوتے ہیں۔

محترمہ ڈاکٹر امۃ المجیب اکرام اللہ صاحبہ فزکس میں پی ایچ ڈی اور پوسٹ پی ایچ ڈی کرنے کے بعد اب کمپیوٹر کنسلٹنٹ کے طور پر ایک بین الاقوامی ادارے کی ٹیم کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ آپ محترم چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب آف ملتان کی صاحبزادی ہیں۔ پی ایچ ڈی کی تعلیم کے دوران بھی پردہ کرتی رہیں۔ حضور انور کی طرف سے انہی جماعتی گولڈ میڈل بھی مل چکا ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ دوران تعلیم پردے کی پوری طرح پابندی کرنے کے بعد اب عملی میدان میں بھی وہ خدا کے فضل سے اسی طرح باپردہ رہ کر ساری کامیابیاں اور بین الاقوامی ترقیات حاصل کر رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مخلص احمدی خاتون کو بڑھ چڑھ کر ترقیات عطا کرے اور ہر لمحہ حافظ و ناصر ہو۔ یاد رہے کہ پاکستان میں اس سے قبل روزنامہ نیوز اسلام آباد کی ایڈیٹر محترمہ ڈاکٹر ملیحہ لودھی کو یہ اعزاز مل چکا ہے۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

مرکزی عہدیدار رہیں۔ میں نے تو ایک صنعتی سکول بھی کھولا تھا۔ اور خواہش ہے کہ جماعت کے نوجوان مختلف قسم کے پیشے اور ہنر سیکھ کر باعزت طور پر اپنی زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکیں مگر اسکی طرف بھی توجہ نہ کی گئی اور وہ مدرسہ بند کرنا پڑا۔ بہر حال جماعت کے نوجوانوں کو کسی نہ کسی پیشہ کے سیکھنے کی طرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔ مختلف قسم کے پیشے اور ہنر جاننے غیر ملکوں میں جانے کے لئے بڑی سہولت پیدا کرنے والی چیز ہے۔ اور ان کے ذریعے وہاں آسانی سے روزی کمائی جا سکتی ہے اس کے علاوہ ہماری جماعت کی ترقی میں بھی ان پیشوں کا بہت حد تک بڑھنا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔ سین

نیلسن منڈیلا

پریٹوریا کے شہر مامے لودی جو سیاہ فاموں کا شہر ہے نیلسن منڈیلا نے چار ہزار کے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمہوریت کے ذریعے منتخب شدہ حکومت سے سفید فاموں کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم یہ چاہیں گے کہ اس ملک کا ہر شخص حکومت اور قوم کی نظروں میں ایک جیسا ہو ہمارے لئے تمام سفید فام فوجی پولیس کی نفری اور سول سرونٹس ایک جیسے ہوں گے۔ اور ہم چاہیں گے کہ سفید فام اور سیاہ فام سب مل جل کر اس ملک کو چلائیں اور اس ملک کی ترقی کا باعث بنیں۔ اس مکمل جمہوریت میں نسلی امتیاز کا ہرگز سوال پیدا نہیں ہوگا۔ موجودہ سفید فام فوجیوں پولیس کی نفری اور سول سرکاری ملازمین میں سے کسی کو بھی باہر نکال نہیں پھینکا جائے گا۔ جب تک ان کے موجودہ معاہدے قائم ہیں وہ بغیر کسی خوف کے اپنے کام پر لگے رہیں گے۔ ڈاکٹر منڈیلا نے یہ باتیں اس وقت کہیں جب ایسے انکشافات ہوئے کہ جن کے باعث گورنمنٹ کو حفاظتی ایجنسیوں اور دوسرے بدعنوان لوگوں کو نوکریوں سے نکالے جانے کا خوف پیدا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ میں اس یقین سے پر ہوں کہ اس ملک میں امن و امان قائم رکھنے کی خاصی زیادہ صلاحیت ہے اور ہم نسلی امتیاز کو ختم کر کے سب مل جل کر ایک قوم کی طرح آگے بڑھیں گے۔ نیشنل کانگریس ۱۹۱۲ء میں قائم کی گئی تھی۔ اور اس کا پہلا اور مسلسل مطالبہ یہ رہا ہے کہ جنوبی افریقہ کے لوگوں کو حکومت ملنی چاہیئے۔ ہر وہ شخص جو جنوبی افریقہ کا باشندہ ہے اور جسکی جلد سیاہ ہو یا سفید اور جسکی عمر ۱۸ سال سے زائد ہے اسے ووٹ کا حق دیا جائے گا۔ اور اس طرح ہم لوگوں کے لئے مکان صحت تعلیم اور پنشن کا انتظام کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ میرے پیروکاروں کو صبر کے ساتھ انتظار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ جن چیزوں کا وہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ وہ قلم کے ایک ہی سٹروک سے نہیں مل جایا کرتیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نئی حکومت کا سول سروس فوج اور پولیس کی جماعت سے تعلق ہے۔ جہاں تک افریقن نیشنل کانگریس کا تعلق ہے یہ ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت ہے اس کا اور صدر ڈی کلارک کی پارٹی کا آپس میں ملنا اور مل جل کر کام کرنا نہایت ضروری ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ جمہوری طریقوں پر یہ دونوں پارٹیاں چلائی جائیں۔ ڈاکٹر منڈیلا نے اس بات کو دہرایا کہ وہ افریقن نیشنل کانگریس کی حریف فریڈم پارٹی کے لیڈر سے کسی وقت بھی ملاقات کے لئے تیار ہیں۔ گذشتہ دنوں جب تشدد کے واقعات ہوئے تو ۲۵ کے قریب افراد مارے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ انکاتھا کے لیڈر کے ساتھ میری ملاقات کے وقت سے قبل ایجنڈا نہایت احتیاط کے ساتھ طے کیا جائے گا۔

کہا جاتا ہے کہ سال رواں میں اس وقت تک تین ہزار افراد آپس میں لڑتے ہوئے مارے گئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب میری ملاقات ہوئی تو میں کوشش کروں گا کہ ایسی باتیں سامنے آئیں جو مثبت ہوں اور سب لوگوں کو دکھائی دے سکتی ہوں۔ یہ ساری باتیں انہوں نے اپنی تقریر میں کہیں۔

بھارتی پارلیمنٹ میں ہنگامہ

بتایا گیا ہے کہ بھارت کی پارلیمنٹ میں بابری مسجد کے سلسلے میں خاصا ہنگامہ ہوا ہے کسی نے کہا کہ ہم سپریم کورٹ کے احکام کو مسترد کرتے ہوئے وہاں پر رام جنم بھومی مندر عنقریب بنانا شروع کر دیں گے اس غرض کے لئے ہزاروں ہندو وہاں پہنچ چکے ہیں۔ جب پارلیمنٹ میں یہ بات کہی گئی تو اس پر گورنمنٹ کے اراکین نے اعتراض کیا اور پھر ایک دوسرے کے خلاف ہر قسم کی باتیں کہنی شروع کر دیں جہاں تک پارلیمنٹ کے اپر ہاؤس کا تعلق ہے۔ وہاں پر بعض لوگوں کے کچھ اراکین پر یہ الزام لگایا کہ وہ پاکستان کے ایجنٹ ہیں چنانچہ اس بات پر بھی ہنگامہ ہو گیا۔ غرضیکہ جو ہنگامہ اب تک پارلیمنٹ سے باہر ہو رہا تھا۔ اور خاص طور پر رام جنم بھومی اور بابری مسجد کے مقام پر ہو رہا تھا۔ وہ اب پارلیمنٹ تک پہنچ چکا ہے حکومت یہ چاہتی ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق عمل کیا جائے۔ سخت دل ہندو اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ وہ سپریم کورٹ کے فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے بابری مسجد کی جگہ رام جنم بھومی مندر بنائیں گے۔ بعض اوقات یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے کہ بابری مسجد کو اسی طرح رہنے دیا جائے اور اسکے کچھ فاصلے پر رام جنم بھومی مندر بنا لیا جائے۔ لیکن ہندوؤں کو یہ بات قابل قبول نہیں۔ اسی طرح ہندوؤں کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ مسجد کو مسلمانوں کے حوالے کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ اس میں رکھی ہوئی مورتیوں کو نکال دیا جائے اور انہیں اس عمارت کو بطور مسجد کے استعمال کرنے کی اجازت دے دی جائے یہ بات بھی ہندوؤں کو قابل قبول نہیں ہے۔ بہرحال یہ مسئلہ ایک فتنہ کی طرح بھارت میں اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔

(افسوس ہے کہ مسجد شہید کر دی گئی)

فاراح میں فسادات

افغان مجاہدین کے ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ افغانستان کے ایک صوبے میں گذشتہ ہفتے فرقہ وارانہ فسادات میں پچاس افراد مارے گئے اور دو سو زخمی ہوئے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ فاراح میں جب فرقہ وارانہ فسادات ہوئے تو انہوں نے شدت اختیار کر لی کہ وہ خون ریز ہو گئے۔ حزب وحدت کے مجاہدین نے حاجی عبدالخالق افغان کونسل جنرل جو کوئٹہ میں اپنا دفتر رکھتے ہیں پر چھپ کر حملہ کیا۔ یہ حرکت انقلاب اسلامی کے لیڈر ہیں۔ ان کے ایک بھتیجے مارے گئے اور دوسرے دو زخمی ہو گئے۔ حرکت انقلاب اسلامی کے لوگوں نے اور اسی طرح دوسرے سنی گروپ کے افراد نے جوابی حملہ کیا اور جلد ہی یہ جھگڑا گلیوں اور سڑکوں تک پہنچ گیا اور اسے فرقہ وارانہ رنگ دے دیا گیا۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ بیس سے زیادہ شیعہ مارے گئے جب کہ مارے جانے والوں میں سترہ سنی بھی شامل ہیں ۱۵۰ شیعہ افراد کو سنی مجاہدین نے اپنی حراست میں لے لیا اور تقریباً تمام شیعہ لوگوں کو شہر بدر کر دیا انہی رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ شیعہ آبادی فاراح میں بہت کم ہے اور یہاں فرقہ واریت نے لوگوں پر اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہیں۔ گذشتہ کئی ماہ سے یہاں پر حزب وحدت جس کی پشت پناہی ایران کرتا ہے۔ خاصی تیز ہو چکی ہے۔

سارک کانفرنس کیلئے حفاظتی اقدام

ڈھاکہ میں دسمبر ۱۲، ۱۳ کو سارک کی چوٹی کانفرنس منعقد کی جائے گی اس موقعہ کے لئے حفاظتی اقدام نہایت سخت اور مضبوط کئے جا رہے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ اس موقعہ پر ۵۰۰۰ افراد حفاظتی اقدامات پر مقرر ہوں گے وزارت داخلہ کے ایک افسر نے کہا ہے۔ اگرچہ اس نے اپنا نام بتانا نہیں چاہا۔ کہ بہت سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں تاکہ حکومتوں کے سربراہوں کو خدانخواستہ کوئی نقصان نہ پہنچے۔ البتہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پریس کی رپورٹوں میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ ڈھاکہ نے سارک کے ممالک سے اس سلسلے میں کوئی مدد طلب کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس تجربہ بھی ہے اور وسائل بھی ہیں۔ اور ہم ایسے بہت مواقع سے پوری طرح واقف ہیں اس سے قبل ایک ہندوستانی اخبار نے کہا تھا کہ ڈھاکہ نے نیو دہلی سے التجا کی ہے کہ اس موقعہ پر سفارتی اقدامات کے لئے بنگلہ دیش کی حکومت کی مدد کی جائے۔ ایک سرکاری افسر نے کہا کہ وزیراعظم خالدہ ضیاء نے حفاظتی اقدامات کی منظوری دے دی ہے۔ اور ۵۰۰۰ پولیس اور پیرا ملٹری نفری اس موقعہ پر متعین کی جائے گی۔ جہاں تک پولیس کا تعلق ہے وہ ڈھاکہ کے پولیس کمشنر کی نگرانی میں کام کریں گے اور ان کے کام کرنے کا طریق وہی ہوگا جو کمانڈوز کا ہوتا ہے۔ وہ ہر روز ایک بجے صبح سے ۵ بجے صبح تک اپنا کام کریں گے۔ بہت سے مکان کہا جا سکتا ہے درجنوں مکانات۔ پولیس نے چھاپہ مار کر ایسے لوگوں کا پتہ چلا لیا ہے جو تشدد کی کارروائیاں کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ پولیس کے ذرائع نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم صرف ان لوگوں کو تلاش کر رہے ہیں۔ جو شرارت کرنے پر آمادہ رہتے ہیں۔ پہلے روز انہوں نے طلباء اور دیگر نوجوانوں کو جن کا تعلق حزب اختلاف کی پارٹیوں سے ہے زیر حراست لیا تھا۔ البتہ ان کے متعلق صرف یہی کہا گیا تھا کہ ان سے کسی شرارت کا خدشہ ہے اور وہ غیر سماجی کارروائیاں کرنے میں مصروف تھے۔ جمعہ کے روز انہوں نے عوامی لیگ کے لیڈر منظور اسلام کو حراست میں لیا اور اسی طرح بعض دوسرے لیڈروں کو بھی اور انہیں عدالت بھیج دیا گیا۔ تاکہ منصف اپنے خصوصی اختیارات پر عمل کر سکیں چنانچہ عدالت نے ان کی ضمانت کی درخواست

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماسٹر احمد علی

چلو لندن چلیں

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اور دل سے دعائیں نکلتی ہیں ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ہمیں بھی یو کے (لندن) کا ویزہ دلوانے میں سعی فرمائی۔ خاکسار کا مع اہلیہ صاحبہ ویزہ لگ گیا۔

۲۶ جولائی کو ہماری فلائٹ کراچی سے تھی۔ گلف ائرلائن کے بڑے سے خوبصورت طیارے کی سیڑھیاں چڑھ کر اندر گئے۔ جہاز کے مستعد چاق و چوبند عملہ نے خندہ پیشانی سے ہمارا استقبال کرتے ہوئے ہماری ٹکٹوں سے ہماری سیٹ نمبر دیکھ کر ہمیں آرام دہ سیٹوں پر جا بٹھایا۔ جہاز سٹارٹ ہوا اور فضا میں پرواز کرنے لگا۔ جلد ہی نہایت سلیقے سے پر تکلف ناشتہ لگا دیا گیا۔ رات ۴ بجے گھر سے اٹھ کر آئے تھے۔ بھوک تھی۔ خوب کھایا۔ اللہ تیرے قربان! جن ہوائی جہازوں کو فضاؤں میں پرواز کرتے کام کاج چھوڑ کر دیکھا کرتے تھے آج شوق قدم بوسی نے ان میں لا بٹھایا ہے۔ ناشتہ سے ابھی فارغ ہوئے تھے کہ ابوظہبی پہنچنے کا اعلان ہوا۔ وہاں چار گھنٹے کا ٹرانزٹ تھا۔ حکومت ابوظہبی آگے جانے والے مسافروں کو اپنے ملک کی ہوا تک نہیں لگنے دیتی۔ جہاز ہی سے ایک سرنگ کے ذریعے اپنے خوبصورت اور فن تعمیر میں منفرد غبارہ نما بند لاؤنج میں جا اتارا۔ ایک کاؤنٹر پر پاسپورٹ اور بورڈنگ کارڈ جمع کرا دیئے۔

نیچے ڈیوٹی فری شاپ دعوتِ نظارہ دیتی دیکھ کر جی چاہا تھوڑی سیر کر آئیں۔ احتیاطاً پچاس پاکستانی روپوں کے عوض وہاں کی مقامی کرنسی دینار تبدیل کرالئے جو پانچ ملے۔ شاپ کی آرام دہ کرسیوں پر آرام سے بیٹھنے اور کچھ پیاس بجھانے کی خاطر کوکا کولا کے دو ڈبے ایک دکان سے لے کر پانچ دینار پیش کئے تو کاؤنٹر پر موجود خاتون نے انگریزی میں کہا ٹو مور (دو اور) سات دینار؟ گویا ستر روپے سن کر ہوش ٹھکانے آئے جلدی جلدی کولا حلق سے نیچے اتارا اور بینک سے بیس روپے مزید دے کر دو دینار لا کر انہیں دیئے۔ الیکٹرانک سیڑھیوں پر سوار واپس اوپر آکر انہیں سخت اور تنگ سی پلاسٹک کی کرسیوں پر بیٹھے رہنے میں عافیت سمجھی۔ اپنے دیس میں بہت مہنگائی کے باوجود بھی کوکا کولا کی دو بوتلیں صرف ۸ روپے میں ملتی ہیں۔

ڈیڑھ بجے دوسرے جہاز میں بٹھلائے جانے کے لئے پاسپورٹ کے ساتھ نئے بورڈنگ کارڈ ملتے ہیں۔ یہ بھی گلف ائرلائن کا طیارہ تھا۔ پہلے سے بھی کشادہ اور آراستہ دو ٹیلی ویژن لگے تھے جن سے مسافروں کی تفریح طبع کی خاطر رنگا رنگ کے پروگرام اور گانوں کے علاوہ ایک نقشہ کے ذریعہ کراچی سے منزل مقصود لندن تک کے ہوائی روٹ پر ایک اڑتا ہوا طیارہ نظر آتا رہتا ہے نیچے کون سا ملک اور کونسا شہر ہے۔ سمندر ہے یا خشکی۔ ہم کتنی بلندی پر محو پرواز ہیں کتنے میل سفر طے ہو چکا ہے اور کتنا باقی ہے سامنے سکرین پر نظر آتا رہتا ہے۔ ہماری سیٹ کھڑکی کے ساتھ ہونے کی وجہ سے ہم نیچے کے دلفریب مناظر اور شانِ خداوندی کو دیکھ دیکھ کر حمد باری تعالیٰ میں مصروف رہے۔ رات کے قریباً ۹ بجے لندن کے ہیتھرو ائرپورٹ پر اترے۔ نہایت صاف ستھرے الف لیلائی راستوں سے گزرتے گذرتے تھک گئے۔ تب کہیں امیگریشن کے کاؤنٹر پر پہنچے جہاں ڈیوٹی پر موجود انگریز خواتین اور کچھ مرد نہایت خندہ پیشانی سے پیش آرہے تھے۔ ہم سے پوچھا کہاں جانا ہے؟ کس غرض سے آئے ہو؟ "احمدی ہیں۔ اپنی سالانہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے آئے ہیں" اتنا کہہ دینا کافی ہوا۔ انہوں نے یس یس (Yes, Yes) کہتے ہوئے ہمارے پاسپورٹوں پر مہریں ثبت کیں اور آگے گذر جانے کا اشارہ کرتے رہے۔ لطف آگیا۔ ایسی تعارف پر اپنے ملک میں شکنیں ابھر آتی ہیں۔ ہمارے دوسرے دو ساتھی جن کا وہاں کوئی جاننے والا نہیں آنا تھا اور ہماری طرح ہوائی سفر کا بھی پہلا تجربہ تھا قدرے متفکر تھے۔ لیکن امیگریشن سے فارغ ہو کر نکلتے ہی استقبالیہ ڈیوٹی پر موجود خدام احمدیت کو استقبال کے لئے موجود پا کر دونوں کا سب تردد اور تفکر دور ہو گیا۔ ڈیوٹی والوں نے ان کا سامان اٹھا لیا اور کہا تشریف لائیے۔ ہم آپ کے منتظر ہیں۔ آپ کو منزل مقصود پر لے جاتے ہیں اور چوہدری محمد شریف صاحب استاذ الجامعہ کے صاحبزادے بشیر احمد شریف صاحب اپنی نئی نویلی کار لے کر عزیز نصیر احمد مربی سیرالیون کے ہمراہ ہمارے بھی منتظر تھے۔ دونوں نے سامان اٹھا کر کار میں رکھا اور ہمیں سیدھے ۱۶ گریشن ہال روڈ لے گئے۔ باہر سڑک پر ہی صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے بتایا حضور جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ فرمانے ٹلفورڈ اسلام آباد تشریف لے گئے ہیں۔ چند منٹ وہاں ایک کمرے میں سستانے اور چائے کا ایک ایک کپ پینے کے بعد ہمیں بھی اسلام آباد لے جایا گیا۔ جو یہاں سے تقریباً ۴۵ منٹ کا راستہ ہے۔ وہاں پہنچے تو عزیزان طاہر امتیاز مہدی مربی گیمبیا اور مبارک احمد ظفر نائب وکیل المال نے نہایت محبت و احترام سے اپنے کمرے میں ٹھہرا کر چائے سے تواضع کی اتنے میں ہمارے لئے کرایہ پر حاصل کئے گئے خیمہ میں بستر لگا دیئے گئے۔ وہاں جا کر نرم نرم بستروں پر جا لیٹے۔ جولائی کی ستائیس تاریخ کو جب یہاں ہمارے ملک میں تن کے کپڑے بھی گرمی کی وجہ سے ناگوار ہوتے ہیں ہم نے رضائیاں اوڑھ لیں اور نیند کے سمندروں میں اتر گئے۔ صبح ۱۰ بجے عزیز نصیر احمد نے ناشتہ کے لئے جگایا۔ بادل چھائے تھے ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی تھی موسم بہت سہانا تھا۔ لنگر خانہ کے انتظامات مہمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے باآسانی کفیل ہو رہے تھے۔ ہر آنے والے کو نہایت خوش ذائقہ کھانا اور گرم چائے حسب طلب میسر تھی۔ چھوٹے چھوٹے سفید گلاس اور پلیٹیں موجود تھیں۔ خود اٹھاؤ۔ سالن روٹیاں لے کر۔ ڈائیننگ ہال میں میزوں پر بیٹھ کر کھاؤ۔ اور گلاس اور پلیٹیں اٹھا کر ڈرموں میں پھینک دو۔ کاؤنٹر سے چائے لی۔ پی کر اللہ کا شکر ادا کرتے۔ لنگر کے گن گاتے اپنی اپنی قیام گاہوں کی طرف چل دیئے یا کھانے کے کمرے کے باہر گراسی پلاٹ میں دوست احباب سے ملاقاتیں کیں بیٹھے رہے۔ ۲۸ جولائی شام سے حضرت امام جماعت بھی جلسہ کے ایام کے لئے عارضی طور پر اسلام آباد میں آ قیام فرما ہوئے۔ مہمانوں کی آمد بڑھ گئی۔ ۲۹ جولائی ۹۲ء شام ساڑھے آٹھ بجے بلوچستان، سرحد اور پنجاب (ربوہ) سے آئے ہوئے مردوں کو پیارے امام سے شرفِ ملاقات کا وقت ملا۔ میرا پندرہ منٹ لیٹ پہنچنا حضور انور سے نسبتاً تفصیلی ملاقات کا باعث بن گیا۔ بیت الذکر میں تمام احباب حضور کے سامنے ترتیب سے بیٹھ چکے تھے۔ اندر داخل ہو کر پیچھے ایک خالی جگہ پر ابھی کھڑا ہوا ہی تھا کہ محبت کے شہزادہ کی نظر اس عاجز پر پڑی ؎

دور جا کر بھی نواز افرحتِ دیدار سے
اپنے دیوانوں سے کتنا لطف فرمانے لگے

مخصوص متبسم انداز میں فرمایا وہ احمد علی صاحب بھی آگئے ہیں انہیں بھی ربوہ والوں میں شامل کر لو۔ ربوہ والوں کا تعداد میں زیادہ ہونا بھی آقا کو اتنا پسند ہے۔ میرا حال احوال پوچھا۔ اب صحت کیسی ہے؟ آپ کی بیماری میں تو بڑے ڈراؤنے خط آتے رہے ہیں۔ عرض کیا حضور اب اچھا ہوں۔ بقول احسن اسمٰعیل

؎ ہم محبت میں خوشی کے پھول برسانے لگے

پیارے امام نے نہایت شفقت سے فرمایا پہلے چہرہ بھرا بھرا ہوتا تھا۔ اب کمزور کمزور لگ رہا ہے۔ ایکسرسائز اور مالش کیا کرو اور ایک دوائی بھی ارشاد فرمائی۔ کھایا کرنا اور مجھے اطلاع دیتے رہنا۔ ایسی بیماری پر لاکھ صحتیں نثار جس میں لوٹا ان کی عیادت کا مزہ۔

ہاں تو ۲۸ جولائی ۹۲ء ایک دیرینہ آشنا سے ملاقات ہو گئی جو اپنے جامعہ احمدیہ کے زمانہ طالب علمی سے شناسا تھے اور اس زمانہ میں ہمارے ہی محلہ دارالعلوم غربی میں رہائش پذیر تھے۔ یہ تھے مکرم صفدر حسین عباسی صاحب پرسش احوال کے بعد انہوں نے بتایا یہ سامنے ہمارا پریس "الرقیم" ہے اس میں کام کرتا ہوں مجھے پریس دیکھنے کا شوق پیدا ہوا وہ ساتھ لے گئے اور الرقیم کے تمام شعبہ جات سے تعارف کرایا اور بطور تحدیثِ نعمت اللہ تعالیٰ کے انعامات و احسانات اور تائیداتِ خداوندی کا یوں ذکر کیا کہ

جب حضور (اللہ آپ کو اپنی تائیدات اور نصرتوں سے نوازتا رہے) نے پریس منگوا کر رکھ دیا اور خاکسار کو فرمایا اسے سنبھالو اور کام لو۔ میں جامعہ احمدیہ کا فارغ التحصیل مشنری کا کچھ بھی تجربہ نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔ حضور کی حوصلہ افزائی اور دعاؤں کی برکت سے ذہن کھلتا گیا۔ اسے جوڑا فٹ کیا۔ پرزہ جات اور کام کرنے کے عمل سے واقفیت ہوتی گئی۔ کام شروع کر دیا۔ ساتھ ساتھ جوں جوں ضرورت پڑتی گئی دوسرے چھاپہ خانوں کو دیکھا۔ آلات ضروریہ منگوا کر نصب کئے جاتے رہے۔ تمام شعبے دیکھنے سے مجھے شوق پیدا ہوا۔ اسے کام کرتے دیکھنا چاہیئے۔ وہ چھٹی کا وقت تھا کام بند تھا تو محترم عباسی صاحب نے کہا کل صبح ۱۰ بجے تشریف لانا کام ہو رہا ہوگا۔ چنانچہ اگلی صبح ۱۰ بجے گیا تو دیباچہ ...... کی طباعت ہو رہی تھی نہ صرف تیزی باعث حیرت بلکہ صفائی اور عمدگی دنیا کے کسی پریس سے کم نہ تھی۔ اس کی ورکنگ پاور اور افادیت کا ذکر ہمارے پیارے امام اپنے خطبات اور تقاریر میں فرما چکے ہیں۔ یہاں کتابت بھی کمپیوٹر پر ہوتی ہے۔ اردو، عربی، انگریزی، سواحیلی اور اب تو روسی کی کتابت اور طباعت کا انتظام بھی کر لیا گیا۔ گیمبیا مغربی افریقہ تنزانیہ مشرقی افریقہ سے دو دو نوجوان یہاں بلا کر انہیں کمپیوٹر پر کتابت اور طباعت وغیرہ کی ٹریننگ دی جا رہی تھی۔ اسی طرح کا ایک ایک پریس ان ممالک میں بھی لگایا جا رہا ہے۔ اس لئے وہاں کے مقامی احمدی نوجوان ان کو چلانے کے قابل بنائے جا رہے ہیں۔ مکرم عباسی صاحب

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۔ ۱۲ دسمبر ۔ کل جمعہ کے روز ربوہ میں ہلکی بارش ہوئی جس سے سردی میں اضافہ ہو گیا ہے ۔ آج آسمان صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے ۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے سانحہ بابری مسجد کے مسئلے پر قومی حکمت عملی مرتب کرنے کے لئے اپوزیشن کو مذاکرات کی دوبارہ دعوت دی ہے ۔ ٹی وی پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آیئے اس موقع پر قومی اتحاد کا مظاہرہ کریں ۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں تباہ شدہ مندروں کو از سر نو حکومت کے خرچ پر تعمیر کروایا جائے گا ۔ انہوں نے کہا کہ وہ مندروں کو پہنچنے والے نقصان پر افسردہ ہیں ۔

○ حکومت نے پاکستان میں مندروں کو گرانے اور نذر آتش کرنے والوں کے خلاف مقدمات قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اسلام آباد میں مقیم غیر ملکی سفارتکاروں نے بھی مندروں کو گرانے اور انہیں آگ لگانے پر تشویش کا اظہار کیا ہے ۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ اپوزیشن بابری مسجد کے نام پر کوئی کھیل کھیلنے کی کوشش نہ کرے ۔ انہوں نے کہا کہ سیاست چمکانے کے اور بہت سے راستے ہیں ۔

○ وزیر اعظم پاکستان کی اپیل پر جمعہ کے روز پاکستان بھر میں یوم دعا منایا گیا ۔ اس موقع پر نماز جمعہ کے اجتماعات میں بھارت میں مسلمانوں کے مقدس مقامات اور ان کی بھلائی کے لئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں ۔

○ پیپلز پارٹی کی شریک چیئر پرسن سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن کی آل پارٹیز کانفرنس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عوام ہمارے ساتھ ہیں اور وزیر اعظم تنہا رہ گئے ہیں ۔ ان کی سرکاری گول میز کانفرنس بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ انہیں عوام کی تائید و حمایت حاصل نہیں ۔

○ پاکستان کی اپوزیشن پارٹیوں کی آل پارٹیز کانفرنس کے اختتام پر "اعلان لاہور" جاری کیا گیا جس میں وزیر اعظم کی حکومت کے خاتمے، اسمبلیوں کو توڑنے اور قومی اتفاق رائے پر مبنی عبوری حکومت کے قیام کا مطالبہ کیا ہے ۔ تاکہ نہ صرف پاکستان بلکہ پوری مسلم امہ کو لاحق خطرات سے بچایا جا سکے ۔

○ وفاقی وزیر چوہدری نثار علی خان نے کہا ہے کہ مقررہ وقت سے قبل نئے انتخابات کا مطالبہ کوئی بری بات نہیں لیکن سٹریٹ پاور کا استعمال غلط ہے حکومت کی گردن پر تلوار رکھ کر قبل از وقت انتخابات کے لئے مذاکرات پر مجبور نہیں کیا جا سکتا ۔

○ اپوزیشن نے گول میز کانفرنس کے لئے وزیر اعظم کی دوسری دعوت بھی مسترد کر دی ہے ۔

○ پاکستان میں بابری مسجد کی شہادت اور بھارت میں مسلم اقلیت کے ساتھ ظلم کے خلاف عوامی ردعمل اور احتجاجی مظاہروں کے دوران مندروں اور اقلیتی طبقے کے افراد کے ساتھ ناروا سلوک کے واقعات کے باعث عالمی سطح پر پاکستان کی ساکھ کو خاصا نقصان پہنچا ہے ۔ امریکی اخبارات نے پاکستان میں مندروں کے گرائے جانے اور کراچی میں ہندو آبادی کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کی بہت بد پبلسٹی کی ہے ۔

○ دہلی کی جامع مسجد میں دس ہزار سنگینوں کے سائے تلے مسلمانوں نے جمعہ ادا کیا ۔

○ بابری مسجد کی شہادت پر مسجد اقصیٰ کے امام نے گہری تشویش

قدیمی —— شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ ۔ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

۔ کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
۔ لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
۔ ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
۔ منڈی بہاؤ الدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
۔ رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
۔ ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ ۔ فون نمبر: ۵۵۸

بقیہ: ص۲ سے آگے ۔

بنگلہ دیش والوں میں ایک شرافت ضرور ہے کہ وہاں کے دانشوروں نے ان واقعات کی مذمت ضرور کی ہے ۔ اگرچہ آگے بڑھ کر روکنے کی ہمت ان میں بھی نہیں ہے ۔ تاہم ایمان کے ادنیٰ تقاضے ہی سہی، پورے تو کئے ہیں ۔ پاکستان میں اب کہیں کہیں آواز اٹھنے لگی ہے ۔ پہلے تو مکمل خاموشی تھی ۔

حضور نے فرمایا مسلمانوں کی بدقسمتی کے اس دور کا علاج یہ ہے کہ بیماری کو دور کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے مسلمانوں کی مساجد کی شہادت سے احمدیوں کے دلوں کو سخت چوٹ لگی ہے ۔ جیسے ایک ایک اینٹ گرا کر چوٹ لگائی جائے ۔ ہمیں ایسی تکلیف ہوئی ہے پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ تقویٰ اور خدا کی محبت سے کام لیں ۔ جو خدا کی محبت دل میں رکھتے ہیں ان کی راہ میں روک نہ بنیں ۔ حضور نے فرمایا ہم بھی دعا کر رہے ہیں ۔ سب سے زیادہ دکھ تو احمدیوں کو ہے ۔ ساری تکالیف ہمیں اٹھانی پڑتی ہیں ۔ اپنے اوپر ہونے والے مظالم پر بھی دکھ ہوتا ہے اور ہم پر ظلم کرنیوالے بھائیوں پر جب ظلم ہوتا ہے تو اسکی تکلیف بھی ہمارے دلوں کو محسوس ہوتی ہے ۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے عالم اسلام کو اپیل کی کہ صرف مسلمانوں کے دکھوں پر ہی دکھی نہ ہوں ۔ بلکہ یہودیوں عیسائیوں اور مشرکوں کے دکھوں پر بھی دکھ محسوس کریں ۔ یہی حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے ۔ اسی کے ساتھ تمام عالم اسلام کی نجات وابستہ ہے ۔ اسی سے ترقی کے راستے وابستہ ہیں ۔ حضور نے فرمایا ہم تو یہ باتیں کہہ کہہ کر تھک گئے ہیں ۔ خدا کرے عالم اسلام جلد ان باتوں کی طرف توجہ کرے ۔ شاید خدا کی تقدیر کوئی ایسا جھٹکا ان کو دے کہ ان کی آنکھیں کھلیں اور وہ گرد و پیش کے واقعات سے سبق حاصل کریں ۔ اور خدا تعالیٰ کی تقدیر ان کو دیکھنے کی توفیق عطا کرے ۔ ○

بقیہ: ص۵ سے آگے

رد کر دی اور انہیں جیل بھیج دیا ۔ ان کے خلاف جو الزام لگایا گیا تھا وہ یہ تھا کہ امن و امان قائم رکھنے کے لئے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ اس موقعہ پر ان کو جیل سے باہر نہ رکھا جائے اسی طرح ایک اور پارٹی کے بھی بعض رہنماؤں کو حراست میں لے لیا گیا ہے یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے ۔ جب بھی کہیں چوٹی کانفرنس ہوتی ہے ۔ وہاں حفاظتی اقدامات کے سلسلے میں بعض لوگوں کو نظر بند کر دیا جاتا ہے ۔ اور بعض لوگوں کو زیر حراست رکھا جاتا ہے ۔ تاکہ انہیں کھل کھیلنے کا موقعہ نہ ملے اور کانفرنس کے ایام امن و امان سے گذر جائیں البتہ کانفرنس کے بعد ایسے لوگوں کو رہا کر دیا جاتا ہے ۔

(بابری مسجد کے سانحہ کی وجہ سے کانفرنس ملتوی کر دی گئی)

بقیہ: ص۶ سے آگے

نے بتایا جو کتاب طبع کرنی ہو اس کے صفحات کمپیوٹر پر کمپوز کر کے پلیٹیں بنا کر ادھر پریس میں رکھتے ہیں اور نیچے کاغذ رکھتے ہیں ۔ جو فٹافٹ چھپتے چھپتے آگے نکلتے رہتے ہیں ۔ پھر ان صفحات کو اٹھا کر ایک دوسرے پٹے (چین) پر رکھتے ہیں جہاں انہیں پن لگتے ہیں ۔ آگے چلتے چلتے یہ اس جگہ آ کر گرتے ہیں جیسے یہ دیباچہ ... کے صفحات گر رہے ہیں ۔ یہ اکٹھے کئے جا رہے ہیں جہاں ایک صاحب نے چند صفحات پکڑے انہیں ایک فرمے میں فٹ کر کے ایک کٹر کے نیچے رکھا لیور کو دبایا ۔ تو اس نے نہایت صفائی سے ایک ہی وار میں ان کو تین طرف سے کاٹ دیا ۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے کچھ صفحات کی کتاب تیار ہو کر ہمارے ہاتھ میں تھی ۔

حضور سے انفرادی ملاقاتوں جلسہ کی تقاریر کے روح پرور سمے اور دیگر دوستوں سے اور دیگر ممالک سے تشریف لائے اپنے پرانے شاگردوں سے ملاقاتوں اور لندن کی سیر کا ہو لہکے واقعات بھی بڑے پر لطف ہیں ۔ دلی خواہش تھی کہ حضرت بیگم صاحبہ کی قبر پر حاضر ہو کر دعا کا موقعہ مل جائے ۔ خدا تعالیٰ نے وہ بھی حیرت انگیز طور پر مہیا فرما دیا ۔ ۴ اگست قریباً ۹ بجے سیر کی غرض سے کار پارکنگ والے بڑے گراسی پلاٹ کی طرف نکلا ۔ سڑک کے کنارے چلتے چلتے پیچھے سے ایک گاڑی (وین) آ کر پاس رکی ۔ اس میں عبداللطیف جٹ اور چند دوسرے دوست بیگم صاحبہ کی قبر پر دعا کے لئے جا رہے تھے ۔ مجھے بھی ساتھ بٹھا لے گئے ۔ ورنہ اسلام آباد سے ساٹھ میل دور احمدیہ قبرستان جانا مشکل تھا ۔ راستے سے واقف دوست کا ساتھ ہونا ضروری تھا ۔

اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو جزائے خیر دے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت اچھے
صحت اچھی

دانت نکلوائیے

35

دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لاویں

شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون : 418

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا
ماسخورہ، خون کا آنا، پانی کا گرم اور سرد لگنے کا
تسلی بخش علاج ٭ فل سیٹ کے ماہر

ٹیڑھے اور بدصورت
دانت سیدھے اور خوبصورت
کئے جاتے ہیں

ضروری اعلان

ہم نے اپنی دوکان "رؤف کاپی ہاؤس" کا نام تبدیل کر کے "رؤف بک ڈپو" رکھ لیا ہے۔ منجانب (عبدالرؤف)

چیمہ کلینک

نزد نیشنل بینک گولبازار ربوہ

اوقات کار
موسم سرما ۴ بجے تا ۷ بجے شام
موسم گرما ۵ بجے تا ۸ بجے شام

ہاضمہ اور پیٹ کا

فوری علاج۔ ڈائی جسٹین DIGESTIN (TABLETS)

مستقل شفاء کے لئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار، چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے مثلاً پیٹ درد گیس ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہو گی۔

پیٹ درد کیور ـــ COLIC CURE
گیس کیور ـ FLATULENCE CURE
قبض کیور ـ CONSTIPATION CURE
بواسیر کیور ـــ PILES CURE

لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ۔ فون ۷۷۱ و ۶۰۶

علاج اور مشورہ کیلئے قدیمی، شہرہ آفاق
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خود ملیں یا جوابی خط لکھیں پوسٹ بکس ۱۹۰ گوجرانوالہ

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
رانا مدثر احمد ۴½ بجے تا ۸½ بجے شام

HASHMI ASSOCIATES

(PROPERTY CONSULTANTS)

پاکستان کے خوبصورت اور دلکش شہر اسلام آباد میں رہائشی و کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا اور قابل اعتماد ادارہ۔

ہاشمی ایسوسی ایٹس

پتہ:- ۵ مہران پلازہ G/9 مرکز اسلام آباد
فون:- ۲۵۳۵۲۶ - ۸۵۲۶۵۹
۲۱۶۵۴۰

پتہ

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom-111-89